ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کی فضیلت،قربانی اورعید کے بعض احکامات

فضل عشر ذي الحجة وأ حكام الأضحية وعيدالأضحى المبارك

(با للغة الأردية)

مراجعه

شفیق الرحمٰن ضیاء اللہ مدنی

ناشر

دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد وتوعیۃالجالیات ربوہ

ریاض ـمملکت سعودی عرب

الناشر

المكتب التعاونى للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالربوة

الرياض –المملكة العربية السعودية

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين •

اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ پر خصوصی فضل وکرم فرمایا کہ اس کی ہدایت کے لئے محمد ﷺ کو آخری رسول بنا کر مبعوث فرمایا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس امت کے نیک بندوں کے لئے خاص مہربانی کرتے ہوئے ایسے مواقع اور اوقات مقرر فرمائے جن میں یہ لوگ کثرت کے ساتھ نیک اعمال کا اہتمام کرتے ہیں۔ اپنے لیے زیادہ سے زیادہ خیر اور بھلائی کو جمع کرنیکی سعی کرتے ہیں۔ جبکہ غافل لوگ ان لمحات کو لہو ولعب میں گزار دیتے ہیں۔ یا سو کر ضائع کر دیتے ہیں اور انہیں یہ علم بھی نہیں ہوتا کہ وہ کتنے سنہری اوقات ایسے ہی غفلت میں گزار رہے ہیں۔ اگر وہ ان اوقات میں تھوڑا سا بھی نیک عمل کا اہتمام کریں تو یہ ان کیلئے دنیا ومافیہا سے بہتر ہو۔ ایسے ایام اور اوقات میں سے قابل ذکر اور انتہائی اہمیت کے حامل ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ نے جابجا ان ایام کی فضیلت کو اجاگر کیا ہے جس کا مختصر ذکر کچھ اس طرح ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرقان حمید میں ارشاد فرمایا ﴿**والفجر وليال عشر**﴾ ترجمہ: قسم ہے مجھے فجر کی، اور قسم ہے مجھے دس راتوں کی، علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں ''ان دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں۔''

۲۔ فرمان الٰہی ہے کہ ﴿**ويذكروا اسم الله في أيام معلومات**﴾ ترجمہ: اور تم معلوم دنوں میں اللہ کا ذکر کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان سے مراد (ذوالحجہ کے) دس دن ہیں۔

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی عمل دس دنوں کے عمل سے افضل نہیں'' صحابہ نے عرض کیا کیا جہاد بھی نہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ جہاد بھی نہیں ہاں مگر وہ آدمی جو اپنا جان مال لے کر اللہ کے راستے میں نکلا اور سب کچھ لٹا دیا''۔ دیکھئے بخاری شریف۔

۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے یہاں ان دس دنوں سے بڑھکر کوئی فضیلت والے دن نہیں ہیں اور کوئی عمل بھی ان دنوں کے عمل سے بڑھکر نہیں ہے اس لئے ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ تہلیل تکبیر اور تحمید بیان کرو'' دیکھئے معجم الکبیر۔

تہلیل سے مراد: لا الہ الا اللہ

تکبیر سے مراد: اللہ اکبر

تحمید سے مراد: الحمد للہ

۵۔ امام دارمی نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا عمل اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ جب ذوالحجہ کے دس دن آتے تو وہ اس قدر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو جاتے ایسا لگتا کہ شاید وہ اپنے آپ کو ختم کر ڈالیں گے۔

۶۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب فتح الباری میں ذکر کیا ہے کہ ان دس ایام کی فضیلت کا سبب جو محسوس ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ان دس دنوں میں اصل عبادات جمع ہو جاتی ہیں۔ جن میں نماز روزہ صدقہ حج شامل ہیں۔ جب کہ ان ایام کے علاوہ یہ عبادات کسی ایک جگہ پر اکٹھی نہیں ہوتیں۔

۷۔ محقق علماء نے یہ بات ذکر کی ہے کہ تمام دنوں میں ذی الحجہ کے دس دن افضل ہیں اور راتوں میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی دس راتیں ہیں۔

ان ایام میں کونسا عمل مستحب ہے؟

۱۔نماز: فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے تکبیریں کہنا اورنوافل کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا کیونکہ قرب الٰہی کا یہ بہترین ذریعہ ہے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ وہ فرمارہے تھے ''تم زیادہ سے زیادہ سجدے کیا کرو کیونکہ جب بھی تو سجدہ کریگا تیرا ایک درجہ بلند ہوگا اور تیری ایک غلطی مٹادی جائے گی'' دیکھئے مسلم شریف اور یہ حدیث باقی دنوں کے لئے بھی ہے۔

۲۔روزہ: کیونکہ روزہ نیک اعمال میں داخل ہے امام احمد، ابوداوٗداور امام نسائی رحمہم اللہ نے اپنی کتاب میں یہ روایت نقل کی کہ ہنیدہ بن خالد اپنی بیوی سے جوآپ ﷺ کی بعض بیویوں سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ۹ ذوالحجہ، یوم عاشوراء اور ہر مہینے تین دن کے روزے رکھتے تھے۔

۳۔تکبیر تحلیل تحمید: جس طرح اوپر ابن عمر کی حدیث میں گذر چکا ہے کہ ''تم کثرت سے تکبیر تہلیل وتحمید بیان کرو'' امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا'' کہ حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ان دس دنوں میں کثرت سے بازار جاتے تکبیریں کہتے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیروں میں شریک ہوجاتے، اور پھر فرمایا'' کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں خیمہ کے اندر تکبیر کہتے اور جب اہل مسجد ان کی آواز سنتے تو ان کے ساتھ تکبیریں کہتے جب بازار میں موجود لوگ ان کی آواز سنتے تو ان کے ساتھ تکبیریں کہتے حتیٰ کہ پورا منیٰ ان تکبیروں سے گونج اٹھتا۔ اور اسی طرح ابن عمر ان دنوں میں منیٰ کے اندر، نمازوں کے بعد بستر پر، خیمہ کے اندر، مجلس میں اور پیدل چلتے ہوئے تکبیریں کہتے اسی لئے ان ایام میں تکبیریں کہنا حضرت عمر، ابن عمر اور ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عمل کی بناء پر مستحب ہے پس ہمارے لائق ہے کہ ہم ان دنوں میں اس سنت کو زندہ کریں جس کو ہم بھلا بیٹھے ہیں بلکہ قریب ہے کہ یہ سنت ختم ہوکر رہ جائے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان تکبیروں کا اہتمام کیا جائے تا کہ ہم بھی سلف صالحین کے گروہ میں شامل ہوسکیں۔

۴۔یوم عرفہ کا روزہ: حجاج کرام کے علاوہ دیگر افراد کو اس روزہ کا اہتمام کرنے کی تاکید وارد ہوئی ہے مسلم شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا'' میں اللہ تعالیٰ سے پر امید ہوں کہ اس روزے کی وجہ سے وہ اگلے پچھلے سال کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔

۵۔یوم النحر کی فضیلت: اس دن کی فضیلت سے اکثر مسلمان غافل ہوچکے ہیں علماء نے مطلق طور پر اس دن کو سال کے تمام دنوں سے افضل قرار دیا ہے حتیٰ کہ یوم عرفہ سے بھی افضل کہا ہے۔ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں اللہ کے ہاں افضل ترین دن یوم النحر ہے اور وہ حج اکبر کا دن ہے جس طرح سنن ابی داوٗد میں ہے کہ'' اللہ کے ہاں سب سے زیادہ بزرگی والا دن یوم النحر ہے اس کے بعد منیٰ میں قیام والا دن ہے اور بعض نے کہا کہ یوم عرفہ کا دن افضل ہے کیونکہ یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے ۲ سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔اور یوم عرفہ کے علاوہ کوئی ایسا دن نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کثرت کے ساتھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہوں اور اس دن اللہ تعالیٰ بندوں کے سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں اور اسی دن اللہ تعالیٰ کے فرشتے عرفہ کا وقوف کرنے والوں پر فخر کرتے ہیں۔

اور صحیح قول کے مطابق یوم النحر ہی افضل دن ہے کیونکہ اس بات کا ثبوت حدیث سے بھی ملتا ہے جس کے مقابلہ میں کوئی قابل ذکر دلیل نہیں ہے بہرحال اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے یوم عرفہ افضل ہو یا یوم النحر افضل ہو مسلمان کو تو ایسی فضیلت پالینے کا مشتاق ہونا چاہیے اور اس سنہری فرصت سے فائدہ کے حصول کی فکر ہونا چاہیے۔

کس عمل کے ساتھ ایسے مواقع کا خیر مقدم کیا جائے

مسلمان کی کوشش ہونی چاہیے کہ وہ ایسے مواقع کا سچی اور پکی توبہ کے ساتھ خیر مقدم کرے اس کو اپنے گناہوں اور غلطیوں پر پشیمان ہونیکے ساتھ اس موسم خیر کا استقبال کرنا چاہیے کیونکہ گناہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کردیتے ہیں اور خالق کائنات کے ساتھ دلی تعلق کو ختم کردیتے ہیں۔اس لئے انسان کو پکے اور سچے عزم کے ساتھ ایسے مواقع کا خیر مقدم کرنا چاہیے کہ اس کی پوری کوشش اللہ تعالیٰ کی رضا کے

حصول کے لئے ہو کیونکہ جو بھی بھلائی کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد فرماتے ہیں فرمان الٰہی ہے ترجمہ: ''کہ جو ہمارے لئے کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستہ (صراط مستقیم) کی طرف ہدایت دیتے ہیں''۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها السموات والأرض أعدت للمتقين﴾ ''اپنے رب کی بخشش کی طرف جلدی کرو اور اس کی جنت کی طرف جلدی کرو جس کی کشادگی زمینوں اور آسمانوں کی وسعت کے برابر ہے اور اس نے یہ جنت اپنے پرہیزگار بندوں کے لئے تیار کی ہے''۔

اے مسلمان بھائی! پس اس سنہری فرصت سے صحیح طور پر مستفید ہونے کی کوشش کیجئے اس سے پہلے کہ آپ سے چھین لی جائے کیونکہ دنیا کی زندگی بہت ہی مختصر ہے اور دنیا عمل کی جگہ ہے جب کہ کل اس عمل کی جزاء جنت یا دوزخ کی شکل میں دی جائے گی اس لئے ان لوگوں کی صف میں شامل ہونیکی کوشش کیجئے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿انهم کانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وکانو لنا خاشعين﴾ ''بے شک لوگ بھلائی کی طرف کوشش کرتے تھے اور ہم کو خوف اور امید سے پکارتے تھے اور وہ صرف ہمارے سامنے ہی جھکتے تھے۔''

قربانی کے بعض احکام اور اس کی مشروعیت

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول کے ساتھ قربانی کو مشروع قرار دیا کہ ﴿فصل لربک وانحر﴾ کہ (اے محمد ﷺ) اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿والبدن جعلناها لکم من شعائر الله لکم فيها خير﴾ کہ ہم نے قربانی کے اونٹوں کو تمہارے لئے اللہ کی نشانی بنایا اس میں تمہارے لئے خیر ہے''۔

قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے اور طاقت کے ہوتے ہوئے قربانی نہ کرنا مکروہ ہے۔ جس طرح امام بخاری اور امام مسلم رحمھما اللہ نے روایت ذکر کی ہے ''کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ کا نام لے کر اور تکبیر کہہ کر اپنے دست مبارک سے دو سینگوں والے موٹے تازے دنبوں کی قربانی کی۔

کن جانوروں کی قربانی جائز ہے

قربانی صرف اور صرف اونٹ، گائے اور بکری کی جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿ليذکروا اسم الله على مارزقهم من بهيمة الأنعام﴾ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر قربانی کرو ان چوپایوں سے جنکو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے رزق کے طور پر پیدا فرمایا۔ (گرچہ کچھ علماء گائے پر قیاس کرتے ہوئے بھینس کی قربانی کو جائز قرار دیتے ہیں)۔

شروط قربانی:

قربانی کی شروط میں سے یہ شرط ہے کہ جانور عیوب سے بالکل پاک ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے۔ ۱۔ اندھا جانور جس کا اندھا پن واضح ہو۔ ۲: مریض جانور جس کا مرض واضح ہو۔ ۳: لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ ۴: دبلا جس کو چلنے میں بھی مشکل پیش آتی ہو۔ دیکھیے: بخاری اور مسلم

قربانی کا وقت

قربانی کا وقت نماز عید کے فوراً بعد شروع ہو جاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی گویا اس نے اپنے لئے جانور ذبح کیا اور جس نے نماز اور دو خطبوں کے بعد جانور ذبح کیا تو اس نے قربانی کی اور سنت پر عمل کیا (دیکھئے بخاری اور مسلم شریف) اور سنت طریقہ یہ ہے کہ بندہ اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرے اور ذبح کرتے وقت مندرجہ ذیل الفاظ زبان سے ادا کرے ''بسم الله والله اکبر اللهم هذا عن فلان'' اگر وہ اپنی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو فلاں کی جگہ اپنا نام لے یا جس نے اس کو جانور قربانی کرنے کو کہا ہو اس کا نام لے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے جب دنبہ ذبح کیا تو فرمایا ''بسم الله والله اکبر اللهم هذا عني وعن

من لم یضح عن امتی"اس روایت کوابوداؤداورترمذی نے روایت کیاہے جوآدمی خودذبح نہ کرسکتاہووہ قربانی کےوقت حاضرہواورجانور کے پاس کھڑارہے۔

قربانی کے گوشت کی :

قربانی کرنے والے کے لئے یہ بات مستحسن ہے کہ وہ خودبھی اس کے گوشت سے کچھ نہ کچھ کھائے۔اورفقراءمساکین پراللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:﴿فكلوا منها وأطعموا البائس الفقير﴾کہ اس(قربانی)سے تم خودبھی کھاؤ،اورمحتاج وفقیرکوبھی کھلاؤ۔اسی طرح فرمایا﴿فكلوا منها وأطعموا القانع والمعتر﴾کہ تم (اس سے)خودبھی کھاؤاورضرورت مند (سوال کرنے والے یانہ کرنے والے)محتاج کوبھی کھلاؤ۔اوربعض سلف صالحین نے اس بات کو پسند کیاہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں ایک حصہ اپنے لئے رکھ لیاجائے اورایک حصہ ہدیہ کے طورپرمختلف عزیزاقارب کوبھیج دیاجائے اورتیسراحصہ فقراءپرصدقہ کردیا جائے۔

قربانی کرنے والاکن امورسے اجتناب کرے:

جب کوئی قربانی کاارادہ رکھتاہواورذوالحجہ کامہینہ شروع ہوجائے تواس کے لئے قربانی سے پہلے بال کاٹنا،ناخن تراشنااوراپنے جسم سےکوئی بھی چیزلیناممنوع ہےام سلمہ رضی اللہ عنہاسے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا"جب ذوالحجہ کامہینہ شروع ہوجائےاورتم میں سے کوئی قربانی کاارادہ رکھتاہوتووہ اپنے بال کاٹنےاورناخن وغیرہ تراشنے سے رک جائے"اوراگراس نے ان دس دنوں کےاندرکسی وقت قربانی کی نیت کی تواسی وقت سے مذکورہ کاموں سے رک جائے اورنیت کرنے سے پہلے اگراس نے ان کاموں سے ارتکاب کرلیاتواس پرکوئی گناہ نہیں اورجوقربانی کرناچاہتاہواوراپنے ناخن یابال یاکوئی اورچیزجسم سے کاٹ لےتواس پرتوبہ کرنالازمی ہےاس پرکسی قسم کاکوئی کفارہ نہیں ہے البتہ اس پرلازم ہے کہ وہ آئندہ اس فعل کاارتکاب نہ کرےاگرقربانی کرنے والے نے بھول کریاجہالت کی وجہ سے مذکورہ کاموں کاارتکاب کرلیاتواس پرکوئی گناہ نہیں ہےاورنہ ہی یہ بات اس کے لئے قربانی کرنے میں رکاوٹ ہےاسی طرح اگرمجبوری کی بناءپراس نے بال اتارے یاناخن تراش لیےتواس پرکوئی گناہ نہیں ہےمثال کےطورپرٹوٹے ہوئے ناخن کااتارناجوتکلیف کاباعث بن رہاہویاوہ بال پکڑلیناجوآنکھ میں داخل ہوچکاہو۔

عیدالاضحیٰ کے مسائل:۔

پیارے مسلمان بھائی!اللہ تعالیٰ آپ کوان لوگوں کی صف میں شامل کردے جواس عظیم دن کی فضیلت کوحاصل کرتے ہیں اوراللہ تعالیٰ تجھے لمبی عمرعطافرمائے تاکہ توباربارایسےایام کی فضیلت کوحاصل کرسکےاورایسےاعمال واقوال وافعال کااہتمام کرے جوتجھےاللہ تعالیٰ کے انتہائی قریب کردیں۔عیدالاضحیٰ کادن اس امت کی خصوصیت ہےاوریہ دن شعائراسلام میں سے ہے پس اے بھائی!تمہارے لئے ضروری ہے کہ تواس دن کی اہمیت کوسمجھ کراس دن پرخصوصی توجہ دے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:﴿ذلک ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب﴾کہ جوآدمی شعائراللہ کی تعظیم کرتاہےتویہ اس کےدل میں تقوی کےموجزن ہونے کی نشانی ہے۔ذیل میں عیدالاضحیٰ کے لئے چندآداب اوراحکام درج ہیں جنکااہتمام مسلمانوں کے لئےضروری ہے۔

ا۔ تکبیرکہنا:یوم عرفہ کے دن صبح کی نماز سے لے کر تیرہ ذی الحجہ عصرکی نماز تک تکبیروں کا اہتمام کرنا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿واذکرو......﴾اوراللہ تعالیٰ کا ذکرمخصوص ایام میں کرواوران تکبیرات کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:"اللہ اکبراللہ اکبرلاالہ الا اللہ واللہ اکبراللہ اکبرولله الحمد"اورمردوں کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ اونچی آواز کے ساتھ مساجد،بازاروں گھروں اورفرض نمازوں کے بعد تکبیروں

کا اہتمام کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کا اظہار ہو سکے اور اس کا شکر ادا ہو سکے۔

جانور قربانی کرنا: جانور عید کی نماز کے بعد ذبح کیا جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کی اس کو چاہیے کہ وہ اس جانور کی جگہ پر دوسرا ذبح کرے (دیکھئے بخاری مسلم)

یاد رہے کہ قربانی کا وقت چار دن تک ہے عید کا دن اور تین دن بعد جس طرح حدیث مبارکہ سے ثابت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ قربانی تمام ایام تشریق میں کی جاسکتی ہے۔ (دیکھئے سلسلہ احادیث الصحیحہ حدیث نمبر ۲۴۷۶)

غسل کرنا اور مردوں کا خوشبو استعمال کرنا:

غسل کے بعد اچھے اور بہترین کپڑے تو بہتر ہے مگر کپڑے تیار کرنے میں فضول خرچی کرنا، کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا، داڑھی منڈوانا سب حرام کام ہیں، عورتوں کے لئے عیدگاہ کی طرف بغیر خوشبو لگائے اپنی زینت کو چھپائے ہوئے جانا مشروع ہے عورتوں کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ خوشبو لگانا صرف مردوں کے لئے جائز ہے۔

۴۔ قربانی کا گوشت کھانا:

آپ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ عید الاضحیٰ کے دن قربانی کا گوشت کھانے سے پہلے کوئی چیز نہیں کھاتے تھے۔

۵۔ پیدل عیدگاہ کی طرف جانا:

اگر کوئی مجبوری یا عذر نہ ہو تو نماز کے لئے پیدل عیدگاہ کی طرف جانا چاہیے کسی عذر کی وجہ سے نماز عید مسجد میں بھی ادا کی جاسکتی ہے جس طرح آپ ﷺ کے فعل سے ثابت ہے۔

۶۔ مسلمانوں کے ساتھ عیدگاہ میں حاضر ہونا اور خطبہ سننا:

محققین علماء نے اس بات کو ترجیح دی ہے جس طرح امام ابن رحمہ اللہ نے بھی فرمایا کی عید کی نماز ہر مسلمان پر واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿فصل لربک وانحر﴾ کہ اے محمد ﷺ (اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے) شرعی عذر کے علاوہ اس فرض سے کسی طرح بھی کسی مسلمان کو چھوٹ نہیں دی جاسکتی۔ عورتیں مسلمانوں کے ساتھ عیدگاہ میں حاضر ہونگی وہ عورتیں جن کو ماہواری کے ایام ہوں یا اس طرح دوسرے عذر والی عورتیں ہوں وہ بھی اس اجتماع میں حاضر ہونگی مگر نماز نہیں پڑھیں گی۔

۶۔ راستہ تبدیل کرنا:

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ عیدگاہ میں جس راستہ سے جاتے تھے اس سے واپس نہیں آتے تھے بلکہ راستہ تبدیل کر لیتے تھے۔

۷۔ عید کی مبارک باد دینا:

عید کی مبارک باد دینے میں کوئی حرج نہیں جس طرح ایک دوسرے کو دعا دی جائے ''تقبل اللہ منا ومنکم'' کہ اللہ ہم اور تم سے اعمال صالحہ قبول فرمائے۔

عید کے موقع پر سرزد ہونے والی بعض غلطیاں:

مسلمان بھائی! ایسے غلط کاموں سے بچیئے جو بعض مسلمانوں سے سرزد ہوتے ہیں۔

۱۔ اجتماعی تکبیر کہنا: کہ ایک آدمی تکبیر کہے باقی خاموش رہیں اور جب وہ چپ ہو جائے تو اس کے پیچھے پیچھے لوگ تکبیریں کہیں۔

۲۔ عید کے دن فضول کاموں میں لگ جانا: ایسے حرام کاموں کا ارتکاب کرنا جو شریعت میں منع ہیں جس طرح گانے سننا فلمیں د غیر محرم